سوال

(494) یسویں رمضان کی صبح اعتکاف میں بیٹھنا کیسا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید یسویں رمضان کو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف میں بیٹھ گیا آیا اس کا یہ فعل سنت کے مطابق ہے ۔ (عبدالحمید از قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اکیسویں شب مغرب کے بعد اعتکاف بیٹھ جانا چاہیے ۔ یہی سنت ہے ۔ (اہل حدیث 9شوال 1365ہجری)

شرفیہ

حدیث صحیح میں نماز صبح کے بعد ہے ۔

"کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذاارادان یعتکف صلی الفجر ثی دخل معتکفہ متفق علیہ کذافی بلوغ المرام"

یہ ہوگا کہ یسویں کی صبح کی نماز کے بعد اعتکاف میں بیٹھ جائے ۔تاویل لغو ہے ۔

(ابو سعید شرف الدین)

تشریح ۔ از قلم حضرت مولانا محمد یونس صاحب مدرس مدرسہ میاں صاحب مرحوم دہلی ۔

پہلے روزہ کی نیت کرنا ضروری ہے ۔ فرض روزے کی نسبت رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے ۔ کہ جس نے فجر سے پہلے اس کی نیت نہ کی ۔ اس کا روزہ نہیں ہوتا ۔ (ترمذی شریف) نیت کہتے ہیں دل کے ارادے کو زبان سے کوئی مروجہ لفظ بصوم غدو غیرہ کہنے کی کوئی دلیل قرآن وحدیث سے ثاتب نہیں ۔ روزہ رکھنے کےلئے سحری کھانا باعث برکت اور ثواب عظیم کا موجب ہے ۔ مومن کےلئے بہترین سحری کھجور ہے یعنی کھجور ضرور کھانی چاہیے ۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ جابجا مساجد میں سحری کی اذان کا اہتمام کیا جائے ۔ جو اذان فجر سے کچھ وقت پہلے ہو ۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کی سحری اور نماز پڑھنے کا درمیانی وقفہ پچاس آیات پڑھنے کے برابر ہوتا تھا ۔ اگر سحری کھاتے ہوئے صبح کی اذان ہوجائے ۔ تو اپنے لقمہ اور حاجت

کوجلدی پورا کرلینا چاہیے (مشکواۃ۔ ترمذی) روزہ کی حالت میں غیبت۔ چغلی۔ جھوٹ سے بچو۔ فحش بے حیائی۔ بدگوئی سے احتیاط کرو۔ جو شخص جھوٹے قول عمل اور عقیدہ کو نہیں چھوڑتا۔ اللہ کو اس کے روزے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی روزہ دار سے لڑنے جھگڑنے لگے۔ تو روزہ دار کو چاہیے کہ اس کو کوئی جواب نہ دے۔ بلکہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ احتلام ہوجانے سے خود بخود قے آجانے سے مسواک کرنے سے سرمہ تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (ترمذی شریف) سورج غروب ہوتے ہی افطاری کا وقت ہوجاتا ہے۔ روزہ تر کھجوروں سے اگر تر کھجوریں نہ ملیں۔ تو خشک سے ورنہ پانی سے افطار کرنا سنت ہے۔ حدیثوں میں روزہ کھولتے وقت یہ دعا پڑھنی آئی ہے۔

"اللهم لک صمت وعلی رزقک افطرت" (مشکواۃ المصابیح)

اس دعا میں چند الفاظ وبک امنت وغیرہ لوگوں نے بڑھا رکھے ہیں۔ حالانکہ وہ بے ثبوت ہیں۔ ایک مسلمان کو نبی کریم ﷺ کے سکھلائے ہوئے اور بتائے ہوئے الفاظ بس کافی ہیں۔ دین میں ایجاد اور زیادتی کا نام ہی تو بدعت ہے۔ اور غلو ہے۔ خدا ہر مسلمان کو ان دونوں چیزوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ روزہ کھولنے کے بعد یہ دعا بھی سنت رسول ﷺ ہے۔ "ذهب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجران شاء الله" (ابو داؤد شریف) جو شخص کسی روزے دار کو کھانا کھلائے تو روزہ دار کہے۔ "افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الا برار وصلت علیکم الملائکة" (ابن ماجہ) نبی کریم ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں رات کو گیارہ رکعتیں نفل یعنی وتر مع تراویح پڑھا کرتے تھے۔ یہی سنت اور زیادہ اجر فضلیت کا موجب ہے۔ اس کے علاوہ زیاہ رکعتیں مقرر کرلینا ہمیشہ بیس رکعت پڑھنا۔ اور سنت سمجھنا خلاف ہے۔ یہ کسی حدیث نبوی ﷺ سے بہ سند صحیح کہیں ثابت نہیں۔

رمضان شریف کے آخری عشرے کی طاق راتوں (21۔23۔25۔27۔29) میں سے ایک شب قدر ہوتی ہے۔ اس میں باکثرت تلاوت قرآن زکر الہی تسبیح تہلیل اور خدا کی عبادت نہایت زوق وشوق سے کرنی چاہیے۔ کیونکہ اس کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ شب قدر میں گناہ گاروں کی گریہ زاری توبہ استغفار عبادت کی رغبت دیکھنے کےلئے مسلمانوں سے ملاقات اور مصافحہ کرنے کےلئے جبرئیل علیہ السلام معہ فرشتوں کے زمین پر آتے ہیں۔ مزاروں۔ خانقاہوں۔ یا جس گھر میں نشے کی چیز ہو نشہ باز شخص ہو۔ باجے اور تصویریں ہوں۔ وہاں فرشتے نہیں جاتے۔ شرابی ماں باپ کا نافرمان مسلمانوں سے بغض وبیر رکھنے والا اس رات میں بھی بخشش سے محروم رہتا ہے۔ اس رات میں یہ دعا پڑھنی سنت ہے۔ "اللهم انک عفو تحب العفو فاعف عني" (مشکواۃ) اعتکاف کرنا نہایت ثواب کی بات ہے۔ مردوں اور عورتوں دونوں کےلئے اعتکاف کرنا جائز ہے۔ اکیسویں شب مسجد میں رہ کر نماز صبح کے بعد اعتکاف کی جگہ داخل ہونا چاہیے۔ اور مسجد کے گوشہ میں خلوت اختیار کرکے زکر الہیٰ تسبیح تہلیل تلاوت قرآن احادیث کا مطالعہ وغیرہ عبادات صبح وشام ہر وقت کرتے رہیں۔ پاخانہ پیشاب یا کسی اور ضرورت شدید کے بغیر مسجد سے باہر نہ نکلیں۔ اعتکاف عید الفطر کے چاند ہونے تک کریں۔ (بخاری۔ ابن ماجہ)

صدقۃ الفطر روزوں کی طہارت ہے۔ ہر مسلمان مرد وعورت چھوٹے بڑے امیر غریب آزادوں غلام لونڈی پر کھجور کشمش پنیر گیہوں جو کا ایک صاع (جو بحساب انگریزی تقریباً پونے تین سیر ہوتا ہے۔ واجب وفرض ہے۔ یہ نماز عید سے پہلے ادا کرنا چاہیے۔ نماز کے بعد دینے سے صدقۃ الفطر ادا نہ ہوگا۔ فطرہ میں غلہ دینا افضل صورت ہے۔ قیمت بھی جائز ہے۔ اور گیہوں کا آدھا صاع بھی درست ہے۔ (بلوغ المرام)

لوگوں میں رمضان کے آخری جمعہ کو رسم الوداع مروج ہے۔ اور وہ اس دن روزہ چھوڑ کر حلیم وغیرہ کھانے کےلئے گاؤں سے شہروں میں آتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ اور رسول ﷺ نے کہیں ایسا حکم نہیں فرمایا مسافر ومریض وحائضہ کو ایام سفر میں مرض اور حیض میں روزہ معاف ہے مگر دوسرے دنوں میں قضا واجب ہے۔ حاملہ مرضعہ دائم المریض بوجہ تکلیف روزہ نہ رکھ سکے۔ تو ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلاوے۔ میت کے فوت شدہ روزے اس کے وارث رکھ لیں۔ یا ہر روزے کے عوض مسکینوں کو کھانا کھلاوے۔ صدقۃ الفطر ذکواۃ کی طرح نظام کے ماتحت بیت المال میں جمع ہونا چاہیے۔ جہاں بیت المال قائم نہیں ہے۔ وہاں اس کا عمل میں آنا ضروری ہے۔ تاکہ وقتاً فوقتاً دینی امور کی انجام دہی اور قوم کے غرباء فقراء اہل حوائج پر امام اس بیت المال کو خرچ کرتا رہے۔ دراصل اسلام کا اہم مقصد زکواۃ اور صدقات نکالنے سے یہی ہے۔ کہ وہ ایک جگہ جمع ہوں۔ اور پھر قوم کی مفلسی اور ناداری پر خرچ کرکے قوم کو بحال کیا جاوے۔ زمانہ خیر میں زکواۃ اور صدقہ فطرکی ادائیگی کےلئے امام وقت اور بیت المال کا قیام نہایت ضروری سمجھا گیا تھا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 649

محدث فتویٰ